بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (سورہ انبیاء)

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہاری خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو (کنزالایمان)

التنویر

لدفع ظلام

التحذیر

یعنی مسئلہ [illegible]

از قلم

ابوالفضل حضرت علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی [illegible]
شیخ القرآن والحدیث جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۱۲) یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے جس کے آخر میں یہ بھی فرمایا ہے۔ "وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی" میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر الاوسط والبزار ورجال البزار رجال الصحیح مجمع الزوائد ج، ص۳۳۲)

بارہ کا عدد متبرک سمجھ کر انہی احادیث پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ ورنہ اس باب میں احادیث کثیرہ وارد ہیں، جنہیں امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف "جزاء اللہ عدوہ" میں اور مفتی محمد شفیع دیوبندی نے "ختم النبوۃ فی الاحادیث" میں جمع کیا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں جس نبی پر یہ آیت اتری اس نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے اور یہی سمجھائے اور یہی صحابۂ کرام نے اس نبی سے قرآن اور اس کی تفسیر پڑھی انہوں نے بھی یہی حق سمجھے اور اپنے بعد والوں کو بتائے۔ "فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر" الغرض حق روز روشن کی طرح واضح ہے کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔" (مسک الختام ص۴۵)

"جملہ لا نبی بعدی جملہ خاتم النبیین کی تفسیر ہے اور لا نفی جنس کا ہے جو نکرہ پر داخل ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد یہ جنس ہی ختم ہے" (مسک الختام ص۲۲)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ذاتی، عرضی، اصلی ظلی، بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی اس زمین میں یا کسی اور طبقے میں، حضور کے زمانہ ظاہری میں یا حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا بلکہ کسی نبی کا آنا ممکن ہی نہیں ہے۔

"مسند امام احمد اور معجم طبرانی کی روایت کے ماتحت اس روایت میں بھی خاتم النبیین کے بعد لا نبی بعدی بطور تفسیر مذکور ہے۔ اور اسی وجہ سے اس جملہ کا پہلے جملہ پر عطف نہیں کیا گیا اس لیے کہ بلاغت کا قاعدہ ہے کہ جب جملہ ثانیہ جملہ اولیٰ کے لیے عطف بیان ہو تو پھر عطف ناجائز ہو جاتا ہے اس لیے کہ عطف نسق چاہتا ہے تغایر کو اور عطف بیان چاہتا ہے، کمال اتحاد کو ـــــ اور کمال وحدت اور مغائرت جمع نہیں ہو سکتی۔"

(مسک الختام ص۲۳)